بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

...اللہ ببدرٍ وانتم اذلہ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ...معلوم باتو گر آئی چہ در قادیان مینی

نمبر ۳۷ | گورنمنٹ مین ... روپے | ممالک غیر ... | ہم ... | جلد ۷ | فی پرچہ ۴ر

مورخہ ۴ - رمضان المبارک ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء پنجشنبہ مطابق ۱۶ اسوج سمت ۱۹۶۵

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن ... کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و یابیم ہر نور و کمال
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اغور است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما ز جام اوست
... ...
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ہر چہ ز و ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست	۳
عام قیمت پیشگی	۴

مابعد کا کوئی حساب نہین

فی پرچہ ۴ر

جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین اونکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو ... کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ مینجر بدر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مینے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے تھے۔ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہین کہ مین آج نور دین کے ہاتھ پر اون تمام ... شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہون جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہون کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل...

انبدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھپا اور شائع کیا گیا

رمضان المبارک کی سحری و افطار کے اوقات ۲۴ ستمبر کے اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھے جا چکے ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرما کر فائدہ اٹھائیں

اطلاع

یہ اخبار صرف اون صاحبان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جن کی قیمت وصول ہے باقی تمام صاحبان کے نام کے اخبار بند کئے گئے کیونکہ مابعد کا سلسلہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ بمجبوراً ایسا کرنا پڑا ہے۔

براہین احمدیہ

(ہر چہار جلد) کی قیمت نصف سے بھی کم کر دیگئی ہے۔ یہ رعائت ماہ رمضان المبارک کے آخر تک قائم رہے گی۔ ممالک غیر کے واسطے دو ماہ تک۔ مفصل اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

کرشن اوتار

برادر مکرم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ عزیز منزل نولکھا لاہور نے ہزار پیغام صلح کے ساتھ کرشن اوتار نام ایک رسالہ ۱۰ صفحہ کا نہائت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہوا تقسیم کیا ہے۔ اس میں جو بنیاد دین سُنت گرو ہے۔ بنائیم خود را بہ شکل کسے (الہام کرشن مہاراج علیہ السلام) کی بنا پر ہندؤں کو پیغام دیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے۔ اور سید نا میرزا علیہ السلام اس کے برحق خلیفہ۔ آپنے عام نظارہ قدرت سے استدلال کیا ہے۔ کہ ہر زمانے میں نبی جیسے جسمانی بارش کی ضرورت ہے ایسے ہی روحانی بارش کی۔ اور بتایا ہے۔ کہ وید کا بار بار اُترنا تو تم بھی مانتے ہو صرف غلط فہمی یہ ہے کہ وید سے مراد خاص کتاب نہیں بلکہ اس کے لغوی معنے کے لحاظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ کلام الٰہی کا نزول ہر زمانے میں ضرور ہے اور اس کلام میں فسادات زمانہ کے لحاظ سے ہدائت ہوتی ہے پھر آپنے ثابت کیا ہے۔ کہ ساتویں صدی عیسوی میں ظہر الفساد فی البر والبحر کی حالت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان تھی۔ پھر بنائیم خود را بہ شکل کسے کی تشریح میں تناسخ کا رد کیا ہے اور بتایا۔ کہ جو نقص کسی پچھلے مرحلہ زندگانی میں رہگیا ہو اوس کو دور کرنے کے لئے نیچر کا یہ دستور نہیں کہ پھر اسی مرحلہ میں گرایا جائے بلکہ آئندہ آنیوالے مرحلہ میں اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کی اصلاح کے لئے تناسخ کے چکر کی ضرورت نہیں۔ پھر دوزخ کو ایک اصلاح خانہ ثابت کر کے قرآن کے معارف حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ بیکتا خواجہ صاحب کا لگتا ہے [illegible] سکتی ہے

نمک سلیمانی

معدہ پر تمام بدن کی تندرستی کا دارومدار ہے اس کے فعل کو ٹھیک رکھنے کے لئے سردار نونہال سنگھ بہار گو۔ بنارس کا تیار کردہ نمک تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ فی شیشی عہ زیادہ قیمت نہیں (اکمل)

انجمن ضعفاء

حضرت میر ناصر نواب صاحب کی تحریک اور سعی سے بعض احباب قوت ثانیہ کے ظہور کے لئے دُعا کے واسطے ہر روز دو وقت جمع ہوتے ہیں۔ اور خلوص دل کے ساتھ ملکر اللہ تعالےٰ کے حضور میں الحاح سے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ اس انجمن کے دوست باہم ایک دوسرے کی خدمت بالخصوص بیماری کے وقت یا دوسری تکالیف کے وقت کرنے کے علاوہ باہمی اخوت اور محبت کو بڑھانے کے لئے ہفتہ میں کسی ایک دن ملکر کھانا کھاتے ہیں سب اپنا کھانا گھر سے لاتے ہیں اور بے تکلف ملکر ایک جگہ کھاتے ہیں۔ اس کی ممبری ضعفاء اور غرباء سے شروع کی گئی ہے اور منشاء بھی یہ ہے کہ دلوں میں حلم اور غربت اور خاکساری پیدا ہو سب ایک دوسرے کی خدمت کرنے میں مشق کریں اس واسطے اس کا نام حضرت میر صاحب نے انجمن ضعفاء تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے۔

خط و کتابت کیوقت نمبر خریداری کا ضرور دینا چاہیئے

جس خط کا جواب مطلوب ہو اوس کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے الخطبہ کے ساتھ جب تک ٹکٹ خط کے ساتھ نہ ہونگے کوئی تعمیل نہ ہوگی۔ سب صاحبان اپنا لفافہ صاف کریں مہربانی ہوگی

خطبۂ جمعہ

وعلم آدم الاسماء کلہا پر امیر المومنین نے ۸ ستمبر کو خطبہ پڑھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیءٌ ہے اس کی ذات وصفات کی ماہیت کی دریافت انسان نہیں کر سکتا۔ صفات سے جو افعال پیدا ہوتے ہیں اون کا بھی حقیقی علم نہیں ہاں افعال کا نتیجہ ہم نے دیکھا۔ ما اشہدتہم خلق السموات والارض۔ اس صورت میں اشیاء کے ذوات کا علم بھی بغیر تعلیم الٰہی نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مختلف کاموں کے لئے بنایا ہے اور ہر ایک کو ایک خدمت سپرد کی ہے بس اسی کی نسبت اوس کو علم ہے چنانچہ مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو فرشتے نے کہا کہ میں امداد کروں فرمایا اما الیک فلا۔ یہ توحید کا اعلیٰ درجہ ہے ایسا ہی جب ہماری سرکار نبی کریم طائف گئے تو وہاں کے بدمعاشوں نے مخالفت کی اور شرارت سے پتھر پھینکے۔ جن سے آپکے جسم مبارک کو لہو لہان کر دیا۔ ۱۲ میل آپ دوڑتے آئے انگور کا ایک باغیچہ تھا وہاں ٹھہر گئے۔ مالک نے نوکر کے ہاتھ چند انگور بھیجدئے اور اوسے کہا دیکھو تم اس کی باتیں نہ سننا آپنے انگور کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی وہ متعجب ہوا۔ کہ بت پرستوں کے شہر کا رہنے والے توحید کے اس درجہ پر ہو۔ ملک الجبال آپکے پاس آیا۔ عرض کیا کہ اگر آپ فرمادیں تو پہاڑ اوپر گرادوں فرمایا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی اولاد سے صالح پیدا کرے۔ غرض ہر کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے چنانچہ جہنم کے لئے الگ فرشتے ہیں علیہا تسعۃ عشر۔ جنت کے لئے رضوان۔ ایک ہاروت ماروت جو بابل کے نبیوں پر کلام لاتے ان تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے گویا انسان ان تمام علوم کا جامع ہے اور اسی حقیقت کو اس آیۃ میں بتایا گیا ہے اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب آدم کو پہلے تعلیم دیگئی تو پھر فرشتوں پر فوقیت کیا ہوئی نادانوں نے یہ نہیں سمجھا کہ ثابت صرف یہ کرنا تھا کہ اللہ جسے علم دیتا ہے اس کو آگے چنانچہ اس نے آدم کو پڑھا دیا اسے جامع علوم (ذوات الاشیاء) بنادیا۔ اور فرشتوں کو اس ڈھب کا نہ بنایا۔ دوسرے خطبہ کی نسبت فرمایا۔ عباد اللہ رحمکم اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان تا دلنا کہا اللہ تعالیٰ۔ یہ عمر عبد العزیز نے ذاتی معاملات کی بجائے بڑھایا جسکی مقبولیت ہوگئی۔ مجھے بھی پسند ہے ایک تو اللہ کا کلام ہے دوم صالح آدمی نے قائم کیا اچھے لوگ ہمیشہ بدی کو دور کرنے کے لئے ایسی پاک تدبیریں کیا کرتے ہیں جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدکم اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ گذشتہ دو اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین کو مد نظر رکھ کر (جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہو اور وہ تحت لفظ ترجمہ ہے) حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اس کا یہ فائدہ ہو کہ گذشتہ دو اخباروں میں سورۃ احقاف۔ سورۃ محمدؐ اور ایک حصہ سورۃ الفتح کا درج ہو چکا ہے اس طرح بہت جلد ایک بڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں دوستوں کو پہنچتا رہیگا امید ہے کہ احباب کو یہ طرز پسند خاطر ہو گا لیکن اگر کوئی صاحب اس میں کچھ تغیر یا اصلاح چاہتے ہوں تو مطلع فرماویں تاکہ مزید غور کیا جائے۔ ایڈیٹر

رکوع ۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آیت ۷۔ لیس علی الاعمیٰ ..... الخ جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کر سکتے ہیں۔

رکوع ۳

آیت ۱۔ لقد رضی اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنھوں نے اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ لقد کے لفظی معنے مجھے قسم ہے اپنی ذات کی۔ اس میں رافضیوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ صحابہ منافق تھے اور صرف دو تین مومن تھے اسجگہ خدا تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ وہ ۱۴۰۰ مسلمان جو اس وقت بیعت میں شامل ہوئے تھے سب پکے مومن اور رضائے الٰہی کے حاصل کرنے والے تھے۔ یہ آیت اہل تشیع کے عقائد کی خوب تردید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علی اور ایک دو ان کے ساتھیوں کے سوائے باقی سب منافقوں کا گروہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع تھا اگر وہ لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کا سرٹیفکیٹ ان کو کیوں عطا کرتا اس جگہ چودہ سو اصحاب کے سچے مومن ہونے اور ان پر انعامات نازل ہونے کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور ان کے مومن ہونے کے چار دلائل بیان کئے گئے ہیں

۱۔ ان پر سکینت نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ پر جو شرائط مقرر ہوئے وہ اگرچہ بظاہر مومنوں کے واسطے خوش کن نہ تھے تاہم ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک انشراح ان کی قبولیت کے واسطے پیدا کیا۔

۲۔ وہ فتح قریب کے وارث ہوئے بہت جلد ان کو ایک بڑی فتح کا وعدہ دیا گیا اور وہ وعدہ انہیں پر پورا ہوا۔

۳۔ مغانم کثیرہ کے وہ مالک ہوئے۔ حسب وعدہ خداوندی بہت سا مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔

۴۔ آیندہ بھی .. مغانم کثیرہ کا ان کو وعدہ دیا گیا۔ جیسا کہ اگلی آیت وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ سے ظاہر ہے فتح قریب سے مراد فتح مکہ ہے اور اس سے بھی پہلے ایک فتح خیبر کی بھی ہوئی تھی۔ غزوہ خیبر ۷ھ ہجری میں ہوا جس کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا تھا۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اور انہیں ایام میں فدک والوں نے نصف مال دیکر صلح کر لی تھی۔

آیت ۳۔ کف ایدی الناس عنکم۔ اہل مکہ کو اس بات سے روکے رکھا۔ کہ تمہیں ایذا پہنچا سکیں۔

آیت ۴۔ واخریٰ۔ یہ ایک وعدہ اور پیشگوئی ہے کہ جن دشمنوں پر تم ہنوز غالب نہیں ہو سکے ان پر بھی تم بالآخر غالب ہو جاؤ گے۔

آیت ۵۔ ولو قاتلکم۔ یہ جنگ کا زمانہ ہے اگر کفار تمہارے ساتھ جنگ کے واسطے آویں گے تو خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیگا اور کافر جو بزدل ہوتا ہے وہ ضرور شکست کھا کر بھاگ جائیگا۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ کفار جب مغلوب ہو جائیں گے تو کوئی ان کا یار اور مددگار نہ ہوگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جاویں گے۔

آیت ۶۔ سنۃ اللہ۔ یہ قانون الٰہی جو پہلے سے اس طرح چلا آتا ہے اور قانون الٰہی کو تو کبھی بدلا ہوا نہ پائے گا یعنے خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہو کر رہے گی ہمیشہ سے خدا کے نبی فتحیاب اور کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں اور ان کے مخالف اور دشمن ہلاک اور مغلوب ہوتے رہے ہیں اب بھی ایسا ہی ہوگا بعض لوگ نادانی سے اس آیۃ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ معجزات کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ کوئی امر خلاف قانون قدرت نہیں ہو سکتا سو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ معجزات قانون الٰہی کے برخلاف نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی عین قانون الٰہی ہوتا ہے۔ جس سے انسان ناواقف ہے۔

آیت ۷۔ وھو الذی کف ایدیھم عنکم ..... الخ۔ جبکہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آپڑا مگر وہ گروہ گرفتار ہو گیا اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے اور کوئی کشت و خون آپس میں نہ ہوا۔

آیت ۸۔ ھم الذین کفروا ..... الخ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدہ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جنمیں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے اور بعض ہنوز مخفی تھے بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

آیت ۹۔ اذجعل الذین کفروا ..... الخ۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی اور ایسے شرائط پیش کئے جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دینگے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم

گئے اور یقین کر لیا کہ اسمین ہمارے واسطے بہتری ہے اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہمکو ہی فتح دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

رکوع ۴

آیت ۱۔ الرءیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بناء پر آپنے حج کا ارادہ کیا تھا وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچا ثابت کر کے دکھایا۔ سچے خوابوں کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا مین بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق مین پایا جاوے اور رویا کم و بیش سب کو ہوتے ہین تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو۔ لیکن اس معاملہ مین عام خواب بینون اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیساکہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑ ہا روپیہ ہین۔ ہر ایک شخص کم و بیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے۔ مگر وہ اتنے سے طبیب نہین کہلا سکتا۔ کئی بدبخت لوگون کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے خدا ہمین بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ مثل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین مین اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہین

آیت ۲۔ لیظھرہ۔ تاکہ تمام ادیان کی بدیان دنیا پر ظاہر ہو جاوین اور پاک دین کا تقدس نمایان ہو جائے۔

تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا مین دین کے بڑے مرکز دو تھے ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران سے ہند کو آئے اور ہند سے بدھ مذہب چین کو گیا اودھر طرف یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا۔ ہر دو مرکزون کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ مین اسلام کی فتح تمام دنیا پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید مین خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہین۔ اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا مین زندہ ہے تو وہ مقابلہ مین آوے۔ اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

محمد۔ محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہین ہو سکتا۔ محمد کے معنے ہین وہ شخص جس مین خوبیان ہی خوبیان ہون ایسا ہی آدمی اللہ تعالےٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

معہ۔ جتنے آدمی آپکے ساتھ تھے اس مین اصحاب کی تعریف ہے۔ اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہین کہ سوائے ایک دو شخصون کے باقی سب آپکے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہین جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو۔ مسلمان اپنے اسلام مین ایسے پختہ تھے۔ کہ کفار کا کوئی اونپر اثر نہین پڑ سکتا تھا۔

اثر السجود۔ اون کے چہرون پر ایک نور نظر آتا تھا

مثلھم فی التورات۔ توریت مین صحابہ کا ذکر ہے اور اون کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدوسی ہین۔

فی الانجیل۔ متی مین خدا کی نسبت کو رائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے۔

لیغیظ۔ کافر کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے۔ جیساکہ آجکل آ رہا ہے۔

اس جگہ سورۃ الفتح کے نوٹ ختم ہوئے۔ لیکن سورۃ فتح کی تفسیر کے متعلق چند مفید باتون کا ذکر کرنا ضروری ہے ہجرت کے چھٹے سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین ایک رویاء دیکھا۔ کہ آپ اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہین اور وہان مسجد حرام مین امن کے ساتھ داخل ہوئے ہین اور سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین جیساکہ [illegible] احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھون سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ مین کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانون کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول مین بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر مکاشفہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ جیساکہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدون پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتون کے ہو جانے پر پورا یقین کر کے اون کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہین اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رویاء کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہین کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشش کیون کی جاتی ہے وہ تو خدا کا وعدہ ہے اور بہر حال پورا ہوگا ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگون نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپنے پلیڈر کیون کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپنے خط و کتابت وغیرہ کوششون مین کیون حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی ہی کرتے ہین جن کی کتب مین انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیرین موجود ہین مسلمانون کے واسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیون کے واسطے خود یسوع کی لائف مین بہت سے ایسے واقعات موجود ہین یسوع بچہ ہی تھا۔ کہ اس کی جان بچانے کے واسطے اُسے خفیہ طور پر ملک مصر مین لے گئے اور پھر عین نبوت کے زمانہ مین جب دشمنون سے خوف بڑھا تو اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پھر بزعم متی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدھی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہین کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل مین دل و جان سے مصروف ہو جاتے ہین اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلان معمار یا فلان مزدور نے بنوایا ہے تاہم دانا لوگ جانتے ہین کہ اس محل کا اصلی بانی بادشاہ ہے کہ موہنہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنےٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح انجینیر بادشاہ کا حکم پا کر یقین کر لیتا ہے۔ کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائین گے اور کوئی روک ٹوک باقی نہ رہے گی اور مین کامیاب ہو جاؤنگا اور اس یقین کو ساتھ لے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہین اسی طرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے مین مصروف ہو جانا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر اسے اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اس مین کچھ وہم یا وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا کسی کو اللہ تعالیٰ فرماوے کہ تجھے بچہ دیوین گے اور تیری نسل سے ہوگا۔ تو کیا وہ شکر نہ کرے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

کلام امیر المومنین

۲۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح نے طلباء مدرسہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

ہر ایک لچکدار اور نرم شے کے لئے بہت سے عجائبات ہوتے ہیں نرم چیز کو جس طرف چاہو پھیر دو وہ پھر جاتی ہے اور جس شکل میں اوسے بنانا چاہو اوسی شکل کو بہ آسانی اختیار کر لیتی ہے لیکن اس خوبی کے ساتھ اس میں ایک دقت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوس کو جلد کرم کھا جاتا ہے اور اس طرح وہ ایک خطرہ میں ہے۔ بچپن کے عالم کی مشابہت اسی نرم لکڑی کے ساتھ ہے۔ بچہ کیسا ہی با اخلاق نیک لائق معلوم ہو پھر بھی اس کی عمر ایک ناواقف ناتجربہ کار ناسمجھ اور ناعاقبت اندیش کی عمر ہے جب بڑا ہوگا تب ہی اوس کو تجربہ حاصل ہوگا۔ مدرسہ کے چھوٹے بچوں میں بعض دفعہ ایک خفیف سی چوری کی عادت ہو جاتی ہے۔ کسی کا نب اٹھا لیا کسی کا قلم لے لیا یہ اگرچہ بہت چھوٹی سی بات ہے مگر اس کا نتیجہ دور تک پہونچتا ہے کیونکہ انسان جبکہ ایک چھوٹی سی بدکاری کو اختیار کرتا ہے تو پھر اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے یہان تک کہ بڑے بڑے مصائب میں گرفتار ہوتا ہے ایسا ہی ایک عیب تکبر کا ہے پہلے بچہ دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر تکبر کرتا ہے رفتہ رفتہ یہ تکبر کی عادت اوس کے اندر راسخ ہو جاتی ہے اور بڑا ہو کر بھی وہ متکبر ہی رہتا ہے یہان تک کہ کسی کو سلام بھی نہیں کر سکتا جسکی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھی لوگون سے ایسا معاملہ کرا دیتا ہے کہ پھر بھی کوئی اسکو سلام کرنا پسند نہیں کر سکتا اسی طرح ایک عیب کاہلی اور سستی کا ہے چھوٹے بچے اونے کامون میں سستی کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ سستی ان کی عادت میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر دینی کامون سے بے پرواہی کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ دین سے بے تعلق ہوتے جاتے ہیں دیکھو ایک ہندو بچہ اگرچہ اوس کو ہندو دہرم کے عقاید سے ہزار اختلاف ہو جب کوئی کتاب یا مضمون وغیرہ لکھتا ہے تو سرے پر لفظ اوم ضرور لکھ دیتا ہے مگر دین کی طرف سے بے توجہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان بچون نے اپنے مضامین کے سرے پر بسم اللہ کا لکھنا ترک کر دیا ہے بعض بچے آسودہ حال ہوتے ہیں اون کی طرف دیکھ کر دوسرے فضول خرچ بننا چاہتے ہیں یہ بھی ایک نقص ہے قدرت نے سب کو یکسان نہیں بنایا۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے کوئی لمبا ہے کوئی چھوٹا ہے کوئی موٹا ہے کوئی دبلا ہے غرض سب باتون میں اختلاف اور فرق ہے ایسا ہی مال و دولت کے لحاظ سے بھی لوگ یکسان نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے اس کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ لا تمدن عینیك الی ما متعنا به ...... الخ قسما قسم کے کفار کو جو کچھ دیا گیا تو ان کی طرف نظر اوٹھا کر بھی نہ دیکھ یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کر۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے احسان ہیں۔ میں طالب علمی کے زمانہ میں بڑے بڑے وسیع الخیال لوگون کی مجلس میں رہا۔ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ بادشاہ بننا چاہیے بس میں بیٹھ کر سوچنے لگا کہ میں بادشاہ کس طرح بن سکتا ہوں۔ لمبے منصوبون کا ایک بڑا سلسلہ میرے دل میں سے گذرا۔ لڑائیون کے مصائب۔ دریاؤن میں گرنا۔ قلعون سے کودنا۔ جنگلون میں سے گذرنا۔ غرض تمام منازل طے ہو کر ہمنے جاپان سے امریکہ تک فتوحات کین اور تخت پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے تب میں نے دیکھا کہ بادشاہ کے واسطے چارون طرف سے خطرات اور تفکرات ہیں اس کے واسطے کوئی آرام کی زندگی نہیں اس قدر مصائب جس چیز کے واسطے اوٹھائے گئے وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی۔ تب میں نے اپنے شاہ بننے پر افسوس کیا اور شاہی کو چھوڑ دیا۔ اور ایسے خیالات کو ہمیشہ کے واسطے ترک کر دیا۔ یہ جنون نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں آج تک کبھی کسی پولٹیکل سوسائٹی میں شامل نہیں ہوا جس سے حکومت کے خیالات پیدا ہون اور دنیوی عیش و آرام اور شان و شوکت کی اشیاء کبھی میری نگاہ میں کوئی عزت نہیں پاتین طالب علمی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے میرے واسطے بڑے بڑے سامان مہیا کر دئے تھے میں شاہی ہاتھیون اور گھوڑون پر سوار ہوتا تھا۔ مگر انہیں راستون میں پا پیادہ بھی چلتا تھا۔ ہر دو امور میرے واسطے یکسان تھے۔ خدا کے فضل نے میری دستگیری کی۔[۱]

بچپن کے عالم میں انسان کے واسطے بڑے بڑے مشکلات ہیں۔ ان کے دو علاج ہیں۔ ایک دعا دوسرے صحبت صالحین۔ بچپن میں جو لوگ اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہیں وہ بڑے ہو کر آرام میں رہتے ہیں۔ یہ جو ہم بڑھاپے میں ایسے عمدہ قوی رکھتے ہیں یہ اسی بچپن کی حفاظت کا نتیجہ ہے۔ بچون کے واسطے تنہائی اچھی نہیں۔ تنہائی میں بہت سے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے۔ اب میں تمہیں ایک چھوٹی سی سورت سناتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **والعصر ان الانسان لفی خسر**۔ قسم ہے زمانہ کی انسان گھاٹے میں ہے بہت لوگ زمانہ کو کوستے ہیں اور گالیان دیتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے خدا تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتا ہے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کیسا مبارک زمانہ تھا کیسی تعلیم دنیا کے واسطے لایا۔ مگر انسان کی عمر اس زمانہ میں گھٹ رہی ہے لوگ کہتے ہیں عمر بڑھتی ہے مگر دراصل گھٹتی ہے برف کے پگھلنے کی طرح انسان کی عمر گھٹ رہی ہے ہمارا خدا خوبیون والا ہے اوس کو پانے کیواسطے انسان کو چاہیئے اپنے میں خوبیان پیدا کرے پنجابی میں ایک مثل ہے۔ جس کو حضرت امام مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے۔

بے مثل پانا چاہین خود بے مثل ہو

مومن کو خیال کرنا چاہیئے کہ میرا مولا بدیون سے پاک ہے وہ بدکار کے ساتھ کس طرح تعلق رکھے گا ایمان کا یہ نتیجہ ہے کہ انسان نیک عملون کی طرف جھکتا ہے جب انسان خود نیک بنتا عمل صالح کرتا تو پھر دوسرے کو نیک بناتا حق سکھاتا اور صبر کی تعلیم دیتا ہے آجکل لوگون میں صبر نہیں ایک گالی سن کر پچاس دیتے ہیں ایسا نہیں چاہیئے غضب شہوات اور حرص کیوقت صبر سے کام لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ تم سب کو ایمان عطا کرے۔ عمل صالح کی توفیق دے حق پر چلائے اور دوسرون کو حق دکھلانے والا اور صبر سکھلانے والا بنائے

موشِ محفل

میرے عزیز بھائیو! ان چوہون سے بچو۔ جو تمہاری محفلون میں بڑی پھرتی سے خفیہ خفیہ آتے اور کچھ نہ کچھ اچک کر لے جاتے ہیں۔ نفرت کے سنکھیا کی گولیان ان کے لیے تمام مکان میں بچھا دو۔ اور احتیاط و بیدار مغزی کی تیلیان ان کے دفع کرنے کے واسطے پال رکھو پھر تھوڑے دنون میں تم دیکھو گے کہ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (اکمل)

---

[۱] اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپکو روحانی شاہ بنادیا جہان چار لاکھ انسان کے دل آپکے واسطے سچی ارادت کے ساتھ مسخر ہیں۔ ایڈیٹر

البدر۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۱

گذشتہ اخبار میں احباب نے پڑھا ہوگا۔ کہ عاجز سفر میں ہے یہ ایک نہائت ہی مختصر سفر تھا۔ مطبع کی بعض ضروریات کے واسطے مجھے لاہور امرتسر جانا پڑا تھا اور اس کے متعلق کوئی امر قابل ذکر نہ تھا جس کے واسطے سفر کی سرخی جمائی جاتی۔ لیکن امرتسر سے میں ایک روز کے واسطے کپورتھلہ چلا گیا۔ وہاں جانے کا مدعا اس خط میں مذکور ہے جو کہ نیچے درج کیا جاتا ہے

کپورتھلہ

ایک ریاست کا نام ہے اور اوس کے صدر مقام کا نام بھی کپورتھلہ ہی ہے جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب کی مین لائن کے اسٹیشن کرتارپور سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کرتارپور کا اسٹیشن امرتسر سے جالندھر کی طرف جاتے ہوئے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ کرتارپور سے کپورتھلہ تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے اور ایک گھنٹہ میں وہیں ٹم ٹم پہونچ جاتی ہے کپورتھلہ کے شہر کا جو حصہ میں نے دیکھا ہے وہ اوس کا صدر یا چھاونی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ اس حصہ میں ہی تمام سرکاری مکانات اور باغات اور کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔ سڑکیں وسیع ہیں۔ صفائی بہت عمدہ ہے مکانات یوروپین طرز پر بنے ہوئے ہیں کچہریوں کی بناوٹ اور سجاوٹ سب انگریزی طرز پر ہے اور خاص مہاراجہ صاحب کے مکانات تو اس قدر یوروپین طرز میں ڈھلے ہوئے ہیں اور اون کے اندر کا سازوسامان اور وضع ایسی ہے کہ اگر اونہیں یورپین طرز رہائش اور سامان عشرت کی نمائش کہا جائے۔ تو یہ غلط نہ ہوگا۔ بعض دوست تعجب کرتے ہوں گے کہ ۔

میں کپورتھلہ کا ذکر کیوں چھیڑ بیٹھا ہوں

اور اوس کے گلی کوچے کیوں پیمائش کرنے لگا ہوں۔ میرے عزیزو! یہ بلاوجہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں انسان کو اپنے محبوب کا ہر ایک نقش پیارا لگتا ہے کپورتھلہ کی سڑکوں اور گلیوں اور مکانوں کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود دو دفعہ وہاں صرف اپنے مخلص دوستوں کی ملاقات کے واسطے تشریف لیگئے تھے۔ اور آپ نے ان تمام مکانات اور باغات کی سیر کی تھی جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے اگرچہ میری رہائش کا وقت اوس جگہ بہت تھوڑا تھا اور نہ مجھے اس امر کا شوق دامنگیر تھا کہ مکانوں اور باغوں کی سیر کروں اور نہ مجھے اتنی فرصت ہی تھی تاہم میرے معززہ دوست منشی صاحب عبدالمجید خاں اور برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب نے مجھے بعض مقامات کی سیر کرائی جن میں ایک

پبلک لائبریری

بھی تھی جس کے متعلق میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک چھوٹا سا نیا کتبخانہ ہے جس میں اخبار میں اور رسالے اور تھوڑی سی کتابیں رکھی ہیں کتابوں کا انتخاب ظاہر کرتا ہے کہ منتخب کرنے والا کوئی علم دوست اور دانا آدمی ہے لیکن تعجب ہے کہ وہاں کوئی کتاب اردو یا انگریزی میں ریاست کپورتھلہ کے تواریخی اور جغرافیکل حالات کے متعلق نہ تھی۔ حالانکہ اس کتب خانہ کا فرض خاص ہونا چاہیئے کہ وہ اس قسم کی کتابیں مہیا کرے

پھر قابل ذکر

دی پیلیس

ہے یہ ایک شاندار محل ہے جو ہنوز طیار ہو رہا ہے اور مہاراج صاحب نے بالخصوص اپنی نئی رانی کے واسطے طیار کرایا ہے۔ جو کہ ملک ہسپانیہ کی رہنے والی لیڈی ہے اور آجکل مہاراجہ صاحب کے ساتھ یوروپ میں ہے۔ اس محل میں فرنگی عیش و آرام کے تمام سامان نہائت فراخدلی سے مہیا کئے گئے ہیں ریاست اور اوس کے مکانات کے متعلق اتنے ہی ذکر پر کفائت کر کے میں جلد ان باتوں کی طرف آتا ہوں۔ جو ناظرین بدر کے واسطے خاص دلچسپی کا موجب ہیں کپورتھلہ کے احمدی برادران

حضرت اقدس کے پرانے دوست

ہیں سے ہیں جبکہ حضور علیہ السلام نے کوئی دعوی مسیحیت یا مہدویت کے متعلق نہ کیا تھا اوس وقت سے یہ صاحبان حضرت کے ملنے والے ہیں۔ ریاست میں ایک وزیر حاجی صاحب کے نام سے مشہور گذرے ہیں اونہوں نے کتاب براہین احمدیہ منگوائی تھی جس کو برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب و خانصاحب محمد خان مرحوم (والد خان صاحب عبدالمجید خان) و منشی عبدالرحمن صاحب نے دیکھا اور حضرت کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ تب سے یہ دوست حضرت اقدس کے ساتھ ایک ایسا دلی تعلق محبت اور اخلاص کا رکھتے ہیں کہ کوئی امر کبھی ان کے واسطے ابتلاء کا موجب نہیں ہوسکا حضرت اقدس کو اس جماعت کے ساتھ کیسی محبت تھی اس کے واسطے میں

حضور علیہ السلام کا ایک خط

اس جگہ نقل کرتا ہوں جو کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے خانصاحب محمد خان مرحوم کو لکھا تھا اس خط کے لکھنے کا باعث یہ سنا گیا ہے کہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے بعض دوستوں کی غالباً کسی غفلت پر کچھ تنبیہ کے الفاظ تحریر فرمائے تھے جن کو خان صاحب مرحوم نے اپنے متعلق گمان کیا۔ جب یہ بات حضرت تک پہونچی تو حضرت نے خان صاحب کو یہ خط لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ زبانی اخویم منشی محمد اروڑا صاحب معلوم ہوا کہ آں محب نے اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تحریر کو اپنی نسبت خیال کیا ہے مگر حاشا و کلا ایسا نہیں ہے آپ دلی دوست اور مخلص ہیں اور میں آپکو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھ کو آپ سے اور منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے۔ پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ مونہہ سے نکلے میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے اور آپ اون دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی کم ہیں آپنے دلی محبت سے ساتھ کیا اور ہر ایک موقعہ پر صدق دکھلایا۔ پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں چاہیئے کہ فرصت کے وقتوں میں ہمیشہ ملتے رہیں۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم

خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۷ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء

حضرت اقدس کی تحریریں

جو کہ آپنے احباب کپورتھلہ کے متعلق کیں ان کا اس جگہ کتاب ازالہ اوہام سے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا۔ نقشہ نویس مجسٹریٹی منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں سچائی

کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہین۔ خدمات کو نہائت نشاط سے بجالاتے ہین بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر مین لگے رہتے ہین کہ کوئی خدمت مجھہ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑہکر اور کسی بات مین خوشی نہین ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتون اور اپنے مال ... اپنے ... ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لاوین اور دل وجان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہین۔ خداتعالیٰ اون کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

جبی فی اللہ میان محمد خان صاحب ریاست کپورتہلہ مین نوکر ہین۔ نہائت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہین اور جس قدر انہین میری نسبت عقیدت اور ارادت ومحبت ونیک ظن ہے مین اس کا اندازہ نہین کرسکتا مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہین کہ ان کے اس درجہ ارادت مین کبھی کچھہ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑہ جاوے۔ وہ سچے وفادار اور جان نثار اور مستقیم الاحوال ہین خدا اون کے ساتھہ ہو۔ اون کا نوجوان بھائی سردار علیخان بھی میرے سلسلہ بیعت مین داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید ورشید ہے خداتعالیٰ ان کا حافظ ہو۔

جبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے استقامت کے آثار وانوار اس مین ظاہر ہین۔ وفاداری کے علامات وامارات اس مین پیدا ہین۔ ثابت شدہ صداقتون کو خوب سمجھتا ہے۔ اور اون سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے۔ یہ دونون سیرتین ان مین پائی جاتی ہین۔ جزاہم اللہ خیر الجزا۔

پرانی باتون

کو یاد کرتے ہوئے احباب کپورتہلہ نے فرمایا۔ کہ پہلی دفعہ جب حضرت اقدس علیہ السلام کپورتہلہ مین تشریف لائے تو جو دن آپکے آنے کا مقرر تہا اوس دن تمام سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپکے استقبال کیواسطے سٹیشن پر اور راستہ مین آدمی کہڑے ہوئے تہے اوس دن آپ نہ آئے بلکہ دو دن بعد اچانک تشریف لائے اور ایک مسجد مین آکر ٹہرے۔ ساتھہ صرف ایک خادم شیخ حامد علی تہا۔ مسجد کی چٹائی پر بے تکلف لیٹے رہے اور بازار سے دودھ روٹی منگوا کر کہایا۔ یہان تک کہ ہم کو خبر ملی تب ہم جاکر آپ کو لے آئے اور ایک بہت بڑا مجمع ہوگیا۔ جب کہ ہم آپ کو جشن ہال دکہانے کے واسطے لے گئے۔ تو وہان مہاراجہ صاحب اور انگریز اور میمین کہیلنے مین مصروف تہین اور کسی کو جانے کی اجازت نہ تہی۔ جب مہاراجہ صاحب کو حضرت کے جانے کی خبر ملی تو اونہون نے اجازت دی کہ مرزا صاحب آجاوین چنانچہ آپ گئے مگر ایک طرف کہڑے رہے اور کسی چیز کی طرف چندان توجہ نہ کی۔ مہاراجہ صاحب نے دور سے مرزا صاحب کو دیکھکر اپنا وزیر بھیجا کہ ان سے ملاقات کرو۔ وزیر نے تین دفعہ آپ کو سلام کیا مگر آپ کی توجہ اس کی طرف نہ ہوئی۔

منشی محمد اروڑا صاحب

اپنی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے جو انکو حضرت کے ساتھہ تہی اور ان مہربانیون اور شفقتون کی یاد مین جو حضرت ان پر اور دیگر احباب کپورتہلہ پر کرتے تہے۔ چشم پر آب ہوتے رہے اور ہم کو بہی رلایا۔ منشی صاحب فرمانے لگے مینے کبھی اپنے پاس کوئی چیز رہنے نہین دی اپنی ضروریات کو بہت تنگ کرکے جو کچھہ بہی ہو حضرت کیخدمت مین پہنچاتا ہر ایک عمدہ شے جو مجھے ملتی اور میری مقدرت مین ہوتی آپکے واسطے حاضر کرتا آپ کی جدائی کا مجھے صدمہ ہے پر شکر ہے کہ میرے پاس کوئی شے باقی نہین رہی۔ وجہ یہ اب ایسا نہین ہے جس کو دیکھ کر مین یہ حسرت کرسکون کہ یہ مینے حضرت کو کیون نہ دیدیا۔ مین نے کو رہی اپنے پاس نہ رکہی جب کبھی مین جاتا اور آپ کو اطلاع ہوتی تو آپ فوراً مجھے بلا لیتے یا خود باہر تشریف لاتے مین صرف آپکے دیدار کا عاشق تہا۔ مجھے اب موت کا بہی ڈر نہین رہا بلکہ مجھے موت کے خیال سے خوشی ہے کہ جب مرونگا تو حضرت سے تو ملاقات ہو جاوے گی۔ مینے کبھی حضرت کی خدمت مین اپنے لئے کسی امر کیواسطے دعا کے لئے نہ کہا آپکے طفیل خود ہی خدا سے دعا مانگتا اور خدا میری امید بر لاتا۔ ایک دفعہ حضرت کی خدمت مین اس کا ذکر آیا۔ تو فرمایا کہ یہ عقیدہ کی بات ہے ایک دفعہ مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین ایک امیر کا ذکر کیا کہ وہ عیش وآرام مین بہت بڑہا ہوا ہے۔ فرمایا۔ اس عیش وآرام کا انجام اچہا نہین دیکھو ہوا جب تہوڑی تہوڑی چلتی ہے تو کیسی اچھی لگتی ہے مگر جب تیز ہوکر آندہی اور طوفان کا رنگ اختیار کرتی ہے تو پہر کیسا نقصان پہونچتا ہے۔

برادرم منشی ظفر احمد صاحب

فرمانے لگے کہ ایک دفعہ ہم جالندہر مین حضرت کی خدمت مین حاضر تہے۔ آپ قریب ایک ماہ کے وہان ٹہرے وہ شہر ایسا سخت دل اور لامذہب کہ وہان رہنے سے تنگ آگئے سب رفتہ رفتہ چلے گئے ایک دن ہمنے بہی ارادہ کیا کہ اجازت چاہین اسی خیال مین تہے جو حضرت اندر سے تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ کہ اکثر لوگ تو چلے گئے اب آپ ہی رہ گئے ہین پنجابی مین مثل مشہور ہے۔

نوان نودن پرانا سو دن

یعنے نیا دوست نو دن رہتا ہے اور پرانا سو دن رہتا ہے اس بات کو سن کر ہم خاموش ہوگئے اور رخصت لینے کے ارادے کو چہوڑ دیا۔

ایک دفعہ ہم حضرت کیساتہہ ایک باغ مین گئے جہان گرنا کے پہول کہلے ہوئے تہے اور نہائت خوشبو دے رہے تہے۔ حضرت نے فرمایا

کہنے اور کرنے مین بڑا فرق ہے

(دکہنا ایک خاردار بوٹا ہوتا ہے جسمین کوئی خوشبو نہین ہوتی)

خان صاحب عبد المجید خان

جناب خان صاحب محمد خان کے فرزند ارجمند ہین باوجود لوگون کی مخالفت کے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے باپ کا عہدہ افسری بگی خانہ ریاست کا عطا کیا ہے خانصاحب ریاست مین بہت ہر دلعزیز ہین ہر طرف نہائت عزت کے ساتھہ دیکھے جاتے ہین حضرت اقدس کے ساتھہ آپ کو اپنے باپ کی طرح دلی اخلاص ہے خان صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تہی کہ حضرت اقدس ان کے خطون کا جواب اپنے دست مبارک سے لکہین اگرچہ ایک لفظ ہی ہو بعض دفعہ حضرت صاحب خود اون کو جواب لکہتے تہے اور بعض دفعہ مجھے حکم دیتے تہے۔ کہ مین جواب دون اکثر یہ حکم خان صاحب کے خط پر تحریری ہوتا کہ جواب لکھا جاوے۔ اس صورت مین خانصاحب کی دلی حالت کا اندازہ کرکے مین وہی خط جس پر حضرت کے تین لفظ میری طرف لکہے ہوتے۔ کہ "جواب لکہا جاوے" بہیجدیا کرتا تہا اور یہ امر خان صاحب کے واسطے اس قدر خوشی کا موجب ہوتا۔ کہ مین اگر دو صفحہ کا مباخط بہی لکھتا تو نہ ہوسکتا۔ مین کپورتہلہ مین خان صاحب موصوف کے ہی مکان پہ ٹہرا تہا اس سفر مین

میان محمد یوسف صاحب

سے بہی ملاقات کا موقعہ ملا۔ میان صاحب کے سپرد سرکاری کوٹہیون کا انتظام ہے اور کام بہت اور اہم ذمہ داری کا ہے۔ جس کو وہ نہائت خوبی سے سرانجام دے رہے

ہیں۔ آپ کو سلسلہ کے ساتھ بہت محبت ہے باوجود کم فرصتی کے اخبارین پڑہتے اور دوسرون کو سناتے ہیں اور خدمات دینی مین دل کہول کر حصہ لیتے ہین میان صاحب موصوف مہاراجہ صاحب کے ساتھ یورپ امریکہ کے سفر مین بہی ہو آئے ہین۔ آپنے مجہے روس کی بُت پرستی کا کچھ ذکر سنایا کہ وہان بازارون مین اور گلی کوچون مین مریم اور یسوع کے بُت نصب ہین جیسا کہ ہندو لوگون کے بُت ہوتے ہین جو گذرتا ہے ٹوپی اُتار کر سر جہکاتا ہے عورتین سجدہ کرتی ہین نہایت کثرت سے بُت پرستی پہیلی ہوئی ہے افسوس ہے کہ میان صاحب کو بہ سبب کار وبار سرکاری اور علالت طبع فرصت بہت کم ملی اور مین دل کہول کر نہ ان کی باتین سن سکا اور نہ اپنی سنا سکا۔ خیر بلد زندہ صحبت باقی۔ اللہ تعالیٰ اونکو استقامت اور نیکی کے کامون مین توفیق عطا کرے خدا نے چاہا تو پہر کبہی ملاقات ہو رہے گی۔ حضرت کے پرانے خادم

منشی عبد الرحمٰن صاحب

اہلکار کے فرزند رشید میان عبد السمیع اور سلطان پور کے ایک رشید نوجوان میان احمد دین اور خان صاحب کے بہائی بشیر احمد صاحب سے بہی ملاقات ہوئی منشی فیاض علی صاحب ڈاکٹر فیض قادر صاحب سردار خان صاحب۔ منشی عزیز الرحمٰن صاحب اور منشی حبیب الرحمٰن صاحب وہان نہ تھے اس واسطے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔

عاجز کپورتہلہ مین ۱۲ تاریخ کو ایک بجے پہنچا تہا۔ اور ۱۳ تاریخ کو صبح ۴ بجے وہان سے رخصت ہوا۔ ۱۲ کی شام کو مینے احباب کپورتہلہ کو خطاب کرتے ہوئے ایک تقریر کی جو اگلے البدر مین طبع ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بدر کے خط کا قلم بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے امید ہے کہ دوست اس کو پسند کرین گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہین تو وہ بہی ہم سننے کے واسطے طیار ہین۔

فروخت کتب بند چونکہ پچہلی فروخت اور شاک کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہیگا

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

۳۷ مقتولین جنگ کا معاملہ خدا پر چھوڑو ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ اس وقت جو مسلمان جنگ مین مرتے ہین اون کا کیا حال ہے آیا وہ شہید ہین یا حرام موت۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ جب حضرت امیر تیمور حلب مین گئے تہے تو آپنے علماء سے سوال کیا کہ حضرت علی و معاویہ کے مابین جو جنگ ہوئی تہی اس مین طرفین کے مقتولین کے متعلق کیا فتویٰ ہے علماء خوف زدہ تہے خاموش رہے کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی آخر ایک محدث آیا اور اس نے کہا کہ مجہے امیر صاحب کے پیش کرو مین اون کے سوال کا جواب دونگا۔ چنانچہ وہ پیش ہوئے اور انہون نے امیر صاحب کی خدمت مین کہا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جنگ ریا کیواسطے کرتا ہے اور کوئی اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے ایسا کرتا ہے کوئی شخص قومی محبت کے لئے لڑائی مین جاتا ہے اور کوئی صرف تعصب کے سبب اس مین شامل ہوتا ہے کسی کو سوائے اس کے غرض نہین ہوتی۔ کہ مخالف کے ساتھ اس کو کوئی ذاتی عداوت ہوتی ہے لیکن کوئی ایسا ہوتا ہے کہ صرف اعلائے کلمۃ اللہ کیواسطے جنگ مین جاتا ہے۔ غرض الاعمال بالنیات ہے جناب امیر ان لوگون کے دل کی حالت اور نیت کو ہمارے سامنے پیش کر دین۔ پہر ہم اوس پر فتوے لگا دین گے یہی جواب اب بہی ہمارا ہے۔

۳۸ بے وضو اذان و قرآن ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا۔ کہ بے وضو قرآن شریف پڑہنا یا اذان دینا جائز ہے۔ فرمایا جائز ہے۔

معذرت آجکل ہر طرف بخار کا موسم ہے مطبع کے بعض ملازمین کی بیماری کے سبب اخبار کی طیاری اور چہپائی مین بہت دقت ہوتی ہے اس واسطے یہ اخبار صرف دس صفحہ پر شائع ہوتا ہے تاہم کوشش کیگئی ہے کہ تمام ضروری باتین درج اخبار ہو جائین

جلسہ سالانہ قادیان جو عموماً دسمبر کے آخری ثلث مین ہوا کرتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بہی انہین تاریخون مین ہو گا۔ جو صاحب اس موقع پر کوئی نظم پڑہنا چاہتے ہون یا کوئی لیکچر دینا چاہتے ہون اس کی نسبت مفصلہ ذیل اطلاع خاکسار کو دین۔

(۱) کس زبان مین ایسی نظم یا نثر ہوگی (۲) مضمون کیا ہو گا۔ (۳) کتنا وقت تخمیناً اس کے سننے پر خرچ ہو گا (۴) خود مصنف پڑہین گے یا کسی دوسرے صاحب سے پڑہانے کا انتظام کیا جائے (۵) کونسا دن آخری ہفتہ دسمبر مین ایسے ناظم یا لکچرار صاحب کے لئے زیادہ سہولت یا آرام کا باعث ہو گا۔ یہ اطلاع بہت جلد دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان مین پہنچنی چاہیئے۔ کیونکہ پروگرام کے بننے کے لئے اس اطلاع کا آنا ضروری ہے یہ بہی یاد رہے کہ یہ بالکل بے انتظامی کا طریق ہے کہ پہلے تو اطلاع نہ بہجادے اور وقت پر کسی خاص نظم یا لیکچر کے سنانے کیواسطے زور دیا جاوے یا حضرت امام صاحب سے خاص اجازت لی جائے۔ مینے حضرت امام صاحب خلیفۃ المسیح ؑ کی خدمت مین اس رائے کو عرض کر دیا ہے۔ اور اغلباً وہ مقررہ پروگرام کے خلاف کسی صاحب کو جن کا نام اس مین درج نہ ہو گا اپنی نظم یا نثر کو سنانے کی اجازت نہ دین گے برادران مہربانی فرما کر آخر ماہ اکتوبر تک سب مجہے اطلاع دین۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶ء

نیک نمونہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم کی اس تحریک پر کہ خاص قومی سرمایہ کے لئے ایک ہزار آدمی جلسہ دسمبر پر خود یا دیگر احباب سے بہی جمع کر کے پچیس پچیس روپے لاوے۔ مندرجہ ذیل احباب نے پچیس پچیس روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے دیگر احباب کی تحریص کیلئے درج اخبار فرما کر مشکور فرماوین۔

۱۔ خواجہ احمد صاحب چک نمبر ۴ ڈاک خانہ بہلوال۔ تحصیل بہیرہ ضلع شاہ پور

۲۔ منشی محمد دین صاحب گرداور قانونگوئی محکمہ حصول اراضی جہلم کنال۔ جزاہم اللہ خیرا۔

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶ء

نامہ نگارون کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکہا کرین لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہین ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کر کے ایک کالم پر لکہا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہان کہ نامہ نگارونکو مضامین کی رسید دے یا ناپسند مضامین کو واپس کرے

متفرق خبریں

میونسپل کمیٹی لاہور صفائی ترقی کے کاموں کے لئے ۴ لاکھ روپیہ بطور قرض حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کی اراضی کا سالانہ محصول (۱۸ روپیہ ہے) میونسپل کمیٹی نے معاف کر دیا۔

بتون کی خبر کہ وہاں پچھلے ہفتے افق شمالی پہ ایک بڑا روشن دُمدار ستارہ دیکھا گیا۔ خیر باشد۔

ہندوستان اور لاسہ (تبت) کے درمیان انگریزی چینی ڈاک کا باضابطہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مسٹر ہمسویل صاحب نے سررشتہ ڈاک کے سپرنٹنڈنٹان کی دس نئی اسامیاں منظور کی ہیں۔ مبارک ہے۔

ماہ جولائی میں سرحدی صوبہ میں ۴ ہزار ۷۰ بچے پیدا ہوئے اور تین ہزار ۱۹۷ بچے مرے۔

آگرہ کالج سے ایک ہندو طالب علم خارج کیا گیا اس لئے کہ مفسدانہ لٹریچر پڑھنے سے باز نہ آتا تھا۔

جمعرات گذشتہ کو بوقت ۳ بجے صبح دارجیلنگ میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ زور سخت تھا۔ سب چونک اُٹھے۔

شاہ ایران نے تبریز کے سپہ دار کو قطعی احکام بھیجے کہ ۴۸ گھنٹہ کی مہلت دیکر تمام شہر کو توپوں سے اُڑا دیں۔ سرکش فریق کو نوٹس دیں کہ تمام ہتھیار ڈال دیں سرغنوں کو حوالہ کریں ورنہ بلا تحاشا شہر کو اجاڑیں گے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر نے بھی سلطان روم کو دستانہ مبارکبادی کا پیغام بھیجا اس کو نیک فال سمجھتے ہیں۔

شاہ ایران تیار ہیں کہ انتخاب و اجلاس پارلیمنٹ کی تاریخیں مقرر کریں لیکن دھمکی ہرگز نہیں مانیں گے۔

سب سے پہلے مقدم و ضروری ہے کہ صوبہ آذربائیجان میں شورش بند کی جائے اور بدامنی کی بیخکنی کی جاوے۔ اس کے بعد وہ خود جب دیکھیں گے کہ انقلاب پسند بھلے سیدھے ہو گئے اسوقت پارلیمنٹ کی اجازت منظور کریں گے۔

شاہ کجکلاہ ایران کے اس جواب سے ظاہر ہے کہ وہ کسی غیر طاقت کا دباؤ گوارا نہیں کریں گے یہ قطعی ہے۔

ٹولون میں لاٹوشی ٹریولی نام جنگی جہاز میں ایک عظیم توپ کے دفعتاً پھٹ جانے کا سخت حادثہ ہوا ہے۔

اس حادثہ سے توپ کے کنگورے بھی اُڑ گئے پندرہ سپاہی ہلاک ہو گئے۔ دو کی لاشیں آسمان میں اڑ گئیں۔

مساچوسٹ کی خلیج بزارڈ میں یانکی نام امریکن جنگی جہاز تربیت کرتا ہوا چٹان پر چڑھ کر شکست ہو گیا ہے۔

سٹار آف بنگال نام ایک جہاز ساحل الاسکا پر ٹوٹ گیا وگورہ اور ۱۱۰ چینی و جاپانی خوان غرق ہو گئے۔

تبت کے دلائی لامہ ننگچان میں پہونچے وہاں سے ٹرین پر سوار ہو کر پایہ تخت پکین (چین) کو چلدئے ہیں۔

برٹش پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کریں گے اس میں لاٹری کے اشتہاروں کی اشاعت جرم سمجھی جائیگی۔

فلپائن میں طوفان۔ وسطی فلپائن میں سخت طوفان آیا جس سے کثیر اتلاف نفوس ہوا چونکہ تار ٹوٹا ہوا ہے اس لئے کوئی مزید تفصیل موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ آج شام کو کلکتہ کے شمالی میں ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک لاٹھیاں اور اینٹیں چلتی رہیں۔ پولیس کے آنے تک کئی آدمی سخت زخمی ہو چکے تھے چھ ہسپتال پہنچائے گئے۔

گذشتہ موسم سرما میں ہندوستان انگلستان کے فوجی اخراجات کی تقسیم اور انگلستان میں ہندوستان کی گورہ فوج کی بھرتی کرنے اور وہاں کی فوجی تربیت کے خرچ کے تناسب وغیرہ پر غور و خوض و نظرثانی کرنے کی غرض سے لنڈن میں منعقد ہوئی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ہندوستان پر پینتالیس لاکھ روپیہ سالانہ کا مزید خرچ کا بوجھ بڑھانا پڑا۔

مس شیلر جو لاہور و ملتان کے مابین ریلوے سفر کے دوران میں بکمال سفاکی سے قتل کی گئی تھی۔ دو یوریشین مولنز اور شولڈہم نامی اس کے ہلاک کرنے کے شبہ میں گرفتار ہوئے اول الذکر نے اپنے بیانات میں دوسرے کو بھی شریک جرم ظاہر کیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہفتہ مختتمہ ۱۲ ستمبر کے اندر نارتھ ویسٹرن کو کل آمدنی ۰۰۰،۰۹،۱۰ روپے کی بمقابلہ ۹۳ ۴۷ ۴۸ ۱۱ سے ہفتہ سال ماسبق کے ہوئی۔ کمی کی وجہ لائنوں کا ٹوٹنا اور غلہ کا کم روانہ ہونا ہے۔

۱۲ ماہ حال کو پشاور میں آنریبل سرہابن روس کیپل چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے وکٹوریہ میموریل ہال میں دربار منعقد کر کے مہمند قوم کے جرگوں سے ملاقات کی۔ اس دربار میں برہان خیل۔ تارک زئی۔ حلیم زئی۔ عیسے خیل۔ داوینزئی۔ بائی زئی اور خویزئی کے جرگے موجود تھے صرف خدا خیل فرقہ کا جرگہ موجود نہ تھا۔ چیف کمشنر بہادر نے ان جرگوں کو مطلع کر دیا کہ اگر برٹش علاقہ پر مہمند اقوام نے اور زیادہ چھاپے مارے۔ تو اس کا نتیجہ خراب ہو گا ان کے علاقہ میں برٹش فوج سخت سزا دینے کے لئے بھیجی جائیگی آخر کار حلیم زئی اور تارک زئی فرقوں نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ اگر مہمند کے بدمعاش لوگوں کی چھاپہ مارنے کے لئے جانے کا قصد کریں گی۔ تو ہم ان کو اپنے علاقہ میں سے گذرنے نہیں دیں گے۔ اس شرط پر ان دونوں فرقوں کے آدمیوں کو ان کے معمولی وظیفے دئے جایا کریں گے غرضیکہ مہمند قوم کے جرگوں کے ساتھ اب بہت قابل اطمینان معاہدہ ہو گیا ہے امید واثق ہے کہ آئندہ ان کی لوٹ مار سے برٹش علاقہ کے سرحدی دیہات محفوظ رہیں گے۔

نواب عظمت علی خان صاحب رئیس و جاگیردار کرنال نے اپنی تمام جائیداد اسلامی تعلیم پر وقف کی تین لاکھ۔ انجمن حمایت اسلام کو بھی قریب ۱۹ ہزار حصہ آدیگا۔ علی گڈھ کالج وغیرہ کو بھی۔

سرحدی وادی کاغان میں فرقہ جاکوٹی کے لوگ برسر فساد ہیں وہ چار پانچ چھاپے مار چکے ہیں۔

ندیا میں بمب کا پارسل بھیجنے والے نوجوان بنگالی کو پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر تلک منڈالے کے سنٹرل جیل میں رکھا گیا۔

شہ کو قلعہ میں۔ یہاں آنے پر کسی نے پرواہ نہ کی۔ خاتمہ!

کلکتہ میں پانچ کیس تجارتی مال کے جو جرمنی سے آئے تھے ان میں رقلین اور سامان کارتوس کا ذخیرہ نکلا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن پیکو پر ایک ٹینک کا بند ٹوٹ گیا نتیجہ یہ ہوا۔ انجن ضائع ۵ گاڑیاں الٹ گئیں۔

کیمرور (مدراس) میں ایک شخص کو مفسدانہ لکچر دینے کی پاداش میں پانچسال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔

شرقی بنگال ریلوے کے دو دیسی ملازمین بجرم چوری پکڑے گئے چلتی گاڑی میں مال گاڑی لوٹی۔

دربھنگہ میں خشک سالی کے باعث فصلیں تباہ ہوئیں اور مہاراجہ خیرات کے آزمائشی کام جاری کریں گے۔

ہنگرپور کروڑپتی مسٹر کانگی نے ایک نیا حمام فنڈ کر کے ۱۲ لاکھ ڈالر دئے۔ نمایاں فیاضی ہے۔

اس کا مستقل سود ۱۲ ہزار پونڈ یا ایک لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ ہے یہ خاص امداد پر خرچ کیا جاویگا۔

شمالی مغربی اورینٹل ریلوے کی شاخ ریلوے پر بلغاریہ قابض ہو بیٹھا۔ اسپر عثمانیہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲۰ صفحے۔ قیمت ۴ر جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ وعجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود و کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ ورہ ورانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدومی الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دیگئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۳ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

Digitized by Khilafat Library

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈبل کاغذ پر نہائت خوشخط اور اعلی چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد ۵ر رعایتی ۲ر ٭ مجلد اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۳ر

نظم مستورات مستورات کے لیے بہ قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی (الہ داد والے) قیمت ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سید نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

اصلی میرا اور سرمے کا نسخہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میرا فی تولہ ۶ر۔ قسم دوم ۴ر۔ سرمہ قسم اول ۳ر۔ قسم دوم ۲ر۔ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔